زکوٰۃ CSS, 16, 17, 18

معارفِ زکوٰۃ ۔ زکوٰۃ سے غربت کو کیسے کم کیا جاسکتا ہے؟ ۔ سماجی، روحانی، اخلاقی اثرات؟

تعارف:- نماز کے بعد زکوٰۃ دوسری اہم ترین عبادت ہے۔ قرآن میں ایمان کے بعد جہاں نیک اعمال کا ذکر آتا ہے عام طور پر صرف دو اعمال
کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک نماز اور دوسرا زکوٰۃ۔ ارشاد ہے۔ 2

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی۔ اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس اجر ہے۔"

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے۔ ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ مسلمان اپنی حلال کی کمائی میں سے اللہ
کے حکم کے تحت زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ زکوٰۃ کی جمع و تقسیم کے لیے سب سے مؤثر طریقہ ریاستی سطح پر ہوسکتا ہے جیسے کہ 3
اولین ریاستِ مدینہ و صدیقی دور میں تھا۔ زکوٰۃ کا مقصد تزکیۂ نفس، مالی امداد و باہمی الفت ہے۔ زکوٰۃ دولت کو ارتکاز روکتی ہے۔ اور معاشرے میں معاشی توازن پیدا کرتی ہے۔ زکوٰۃ کے بے پناہ روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات ہیں۔ 4

- مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔
- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- زکوٰۃ نہ دینے والوں کو حدیث میں سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

لغوی معنی:- "پاک کرنا"، "صاف کرنا"۔ اپنے مال و دولت کی صفائی کرنا۔ **فرضیت: 2 ہجری) (وصول کا نظام 8 ہجری**

دینی اصطلاح میں ایک مقررہ حد سے زیادہ مال رکھنے والوں سے طے شدہ شرح سے مال وصول کرکے اسے مقررہ مصارف پر خرچ کرنا۔
زکوٰۃ طاقت کے زور پر اکھٹی کی جاسکتی ہے۔ ← **حضرت ابوبکرؓ کا جہاد۔**

قرآنی احکامات:-

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

"پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اطاعتِ رسول ﷺ کرو۔"

"اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے مالوں میں حاجت مندوں اور ناداروں کے لیے ... مقرر حق ہے۔"

احادیث:-

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔
"جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض پورا کر دیا۔"

ایک اعرابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایسا عمل بتایئے کہ جو میں کروں جنت میں داخل ہو جاؤں۔
آپ ﷺ نے فرمایا "تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور فرض نماز ادا کر اور فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ۔ اعرابی نے کہا میں اس سے زائد کچھ نہیں کروں گا۔ جب وہ چلا گیا آپ ﷺ نے کہا اگر کسی جنت والوں میں سے کسی کو دیکھنا ہے اُسے دیکھ لے۔

زکوٰۃ کی شرائط: 1) مسلمان ہونا چاہیے۔ 2) بالغ 3) ہوش و حواس 4) آزاد 5) صاحب استطاعت

↓ گھر اخراجات پورے کر سکے۔ اپنے واجبات ادا کر سکے۔ اس سے بچ جانے والی دولت کو اضافی دولت کہتے ہیں۔

زکوٰۃ کی فرضیت ←

- مقررہ حد نصاب کا مالک ہو۔
- اس مال پر اس کو تصرف حاصل ہو۔ یعنی
- اس مال پر پورا سال گزر گیا ہو۔
- مال میں نمو (بڑھنے) کی صلاحیت ہو۔

زکوٰۃ کا نصاب و شرح۔

اشیاء	شرح/نصاب	ادائیگی
دولت ۔ اگر 7½ تولے سونا اور 52½ تولے چاندی کے برابر ہو۔	2.5%	سالانہ۔
سونا	7½ تولے	سالانہ
چاندی	52½ تولے	سالانہ

سونے کا نصاب 7½ تولے سونا یا 52½ تولے چاندی ہے۔ ان پر زکوٰۃ کی شرح 2½ فیصد ہے۔

زراعت:-

- بارانی زمین سے 10% (عشر) (بارش سے سیراب ہو)
- قابل آبپاشی 5% ↓ کنویں/ٹیوب ویل سے سیراب۔

ہر فصل کی کٹوتی/پیداوار پر۔

(زرعی پیداوار پر زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں)

مویشی۔

- اونٹ = 5 عدد
- گائے بیل بھینس = 30
- بھیڑ بکریاں = 40

ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری، 30 گائے اور 40 بکریوں پر ایک بکری۔ سالانہ

اسلامی ریاست میں ریاست پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

کان کنی اور معدنیات Burried wealth ← ہر پیداوار پر 20% شرح زکوٰۃ ہے۔

مصارف زکوٰۃ۔ (التوبہ: 60)

"سو (صدقات) اس کے نہیں کہ یہ صدقات تو فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں اور اُن لوگوں کے لیے جو زکوٰۃ کے کام پر مامور ہیں۔ اور ان کے لیے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو۔ نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرضداروں کی مدد کرنے اور راہِ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے۔"

ان کی تفصیل:-

1۔ فقراء: فقیر کی جمع: فقیر کا معنی ہے محتاج یعنی ایسا شخص جو کسی ایسی مرادات سے دوچار ہو جس کو پورا کیے بغیر چارہ کار نہیں۔ مثلاً کسی موذی مرض میں مبتلا ہو جس کے علاج کے لیے اس کے پاس پیسہ نہ ہو۔

2۔ مساکین: مسکین کی جمع: مسکین اس شخص کو کہتے ہیں جو کام کرنے سے معذور ہو لیکن عزتِ نفس کا خیال اسے دوسرے کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے باز رکھے۔

3۔ عاملین: جو لوگ زکوٰۃ کی وصولی، اس کے حساب کتاب اور تقسیم سے منسلک ہیں۔ ان کی تنخواہیں زکوٰۃ سے ادا کی جائیں گی۔

4۔ مؤلفۃ القلوب: اس سے مراد ہے جن کے دل جوڑے گئے ہیں (تعلق قلبی)۔ اس سے مراد وہ لوگ جو اسلام لائے تو بلا لحاظ اس کے وہ امیر تھے یا غریب مال و دولت سے ان کی دلجوئی کی گئی۔ غیر مسلم کی بھی ہو سکتی ہے تاکہ مسلمانوں سے وابستہ رہنے کے سبب اسلام سے قریب تر ہو جائیں۔

5۔ فی الرقاب: غلاموں کو خرید کر آزاد کیا جائے۔

6۔ غارمین: مقروض جو مال قرض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

7۔ فی سبیل اللہ: اللہ کی راہ میں۔ جامع اصطلاح ہے جس کے تحت جہاد سے لیکر دعوتِ دین اور تعلیم دین کے سارے کام آتے ہیں۔

8۔ وابن السبیل: وہ مسافر ہیں جو سفر کی حالت میں محتاج ہو جائیں خواہ وہ اپنے گھر میں مالدار ہوں۔ زکوٰۃ سے مسافر کی مدد اس کی حاجت کے مطابق کی جانی چاہیے نہ کہ حیثیت کے مطابق۔

کن لوگوں کو نہیں دی جاتی:

- مساجد پر خرچ نہیں کر سکتے۔
- محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔
- میاں بیوی ایک دوسرے کو نہیں دے سکتے۔
- والدین کو، بچوں (اپنے) کو

ادائیگیِ زکوٰۃ

- مسلمانوں سے وصول کر کے مسلمانوں کو دی جاتی ہے۔
- ایک بستی کی زکوٰۃ اسی بستی میں تقسیم ہونی چاہیے۔ سیلاب کے ہنگامی صورت میں دوسری بستی میں دی جا سکتی ہے۔
- دینے سے پہلے اطمینان کر لیا جائے جس شخص کو دی جا رہی ہے وہ اس کا مستحق ہے بھی یا نہیں۔

اسلامی ریاست میں زکوٰۃ کا کردار / غربت کے خاتمے میں زکوٰۃ کا کردار / زکوٰۃ کے مقاصد:

1) دولت کی منصفانہ تقسیم: اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیاد سود کے خاتمے اور نظامِ زکوٰۃ کے نفاذ پر مشتمل ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے امیروں کا دولت غریبوں کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ تقسیمِ دولت منصفانہ بنیادوں پر ہوتی ہے۔ سود سے دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جاتی ہے۔ اس سے غربت میں کمی ہوتی ہے۔

پروفیسر حمید ڈار: "زکوٰۃ میں دولت کی تقسیم کا خودکار نظام پایا جاتا ہے"

ذخیرہ اندوزی میں کمی / سرمایہ کاری میں اضافہ:

معیشت کا ایک اور بنیادی مسئلہ دولت کی ذخیرہ اندوزی کو روکنا اور سرمایہ کاری کو بڑھانا ہے۔ معاشی پسماندگی کا سبب سے بڑا سبب دولت کی غلط تقسیم اور صحیح سرمایہ کاری کی کمی ہے۔ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت آپ سے آپ سرمایہ کاری کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اور اگر اسے جمع کر کے رکھیں تو 40 سال میں خود بخود ختم ہو جائے گی۔ اس لیے بر خلاف نقصان کے اسے کاروبار میں لگایا جاتا ہے۔ معاشی ترقی میں مدد ملتی ہے۔

ذخیرہ اندوزوں کو سخت عذاب کی وعید ہے۔

"اور جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔"

معیشت کے استحکام میں زکوٰۃ کا کردار:- آٹھ مصارف زکوٰۃ میں سے چھ کا تعلق براہ راست غربا اور کم آمدنی والے لوگوں سے ہے۔ اس طرح زکوٰۃ کی رقم امرا سے نکل کر غربا کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہے۔ نتیجتاً غربا اس رقم کو ضروریات پر خرچ کرتے ہیں۔ مگر طلب و رسد میں زیادہ تفاوت نہیں ہوگا جیسا کہ سودی نظام میں ہوتا ہے۔ اس سے معیشت مستحکم ہوتی ہے۔

فلاحی ریاست کا قیام:- جدید علم معیشت میں سماجی فلاح کا تصور بہت نیا ہے۔ لیکن اسلام نے پہلے ہی دن سے فلاحی اور خوشحال ریاست کا تصور پیش کیا اور زکوٰۃ کی شکل میں امداد باہمی کا ایسا نظام قائم کیا جس کے ذریعے تمام شہریوں کی بنیادی ضروریات کو یقینی بنایا۔ اسلامی حکومت نے آبادی کی مردم شماری کی یادداشت کے رجسٹر بنائے ہر ضرورت مند کو سرکاری وظیفے دیے۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں یہ حال ہو گیا کہ مشہور تاریخ دان طبری کے مطابق "اس زمانے میں زکوٰۃ دینے والے تو ہر طرف تھے مگر زکوٰۃ لینے والے نہ ملتے تھے۔"

سماجی تحفظ کی فراہمی:- اسلام ہر فرد معاشرہ کو سماجی تحفظ مہیا کرنا چاہتا ہے۔ بیماری ہو، بے روزگاری، مقروض یا دیوالیہ ہوں، یتیم یا بیوہ ہوں غرض ایسی مصیبت جس میں انسان بے سہارا ہو کر محتاج ہو جائے، اسلامی ریاست پر فرض ہے کہ وہ اس کی ضروریات پوری کرے۔ ~~ہر فرد کو جب احساس~~ زکوٰۃ کی رقم سے ان کی مدد لازم قرار دی گئی ہے۔

معاشی بحران اور کساد بازاری کا خاتمہ:- زکوٰۃ معاشی بحران اور کساد بازاری کو ختم کرنے میں بڑی معاون ثابت ہو سکتی ہے جس کے چکر میں سرمایہ دارانہ نظام مکمل گرفتار ہے۔ منفی تجارتی چکر سرمایہ کاری اور قوت خرید میں توازن نہ ہونے کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔ لیکن زکوٰۃ ایک طرف پیداواری عمل کو تیز کرتی ہے۔ وہیں دوسری طرف عوام میں قوت خرید کا اضافہ بھی کرتی ہے۔ اس طرح زکوٰۃ معیشت میں معاشی توازن قائم کرنے کا ~~خود~~ ایک خودکار آلہ بن جاتی ہے۔

"روحانی اثرات":-

۱۔ **تزکیہ مال:-** مال پاک ہوتا ہے۔ مال کو اطمینان قلب سے جائز تصرف میں لا سکتا ہے۔ جب تک زکوٰۃ نہ دی مال پاک نہ ہوگا کیونکہ اس میں غریبوں کا حق ہے۔ دینے سے غریبوں کا حق ادا ہوتا ہے۔

ارشاد ہے۔ "اس شخص کو جہنم سے دور رکھا جائے گا جو خدا سے ڈرنے والا ہو اور جو اپنے تزکیہ کی خاطر مال دوسروں کو دیتا ہو۔ (القرآن)

۲۔ **تزکیہ نفس:-** حاصل ہوتا ہے۔ جب انسان اپنے ہاتھ سے اور اپنی خوشی سے اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے گا/نکالتا ہے تو اس سے مال کی محبت کم ہوتی ہے۔ بخل اور کنجوسی کا جذبہ مغلوب ہوتا ہے۔ اللہ سے تعلق استوار ہوتا ہے۔

مال کی محبت مختلف اخلاقی برائیاں جنم دیتی ہے۔

ارشاد ہے۔ "اے نبی ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) لیجیے جس کے ذریعے آپ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔

۳۔ **حصول نیکی:-** کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو۔ جب تک اپنے اوپر زکوٰۃ عائد نہیں کرتا اسے نیکی حاصل نہیں ہو سکتی۔ "تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں۔ (القرآن).

۴۔ **مال کی برکت:-** "اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔"

"اور اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ اس کو تمہارے لیے دوگنا کر دے گا۔"

۵۔ **عذاب سے نجات:-** زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر عذاب ہوگا۔

۶۔ **اطمینان قلب:** مادہ پرستی سے بے چینی، قلبی سکون۔ زکوٰۃ سے مادہ پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے اور فریضے کی ادائیگی ہو کر انسان قلبی سکون محسوس کرتا ہے۔

اخلاقی اثرات:-

- **اصلاح اخلاق:-** اعلیٰ اخلاق کو فروغ دیتی ہے۔ بخل، لالچ، خود غرضی جیسے پست اخلاق کو ختم کرتی ہے۔ زکوٰۃ انسان کو انسان بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔
- **عاجزی اور انکساری:-** زکوٰۃ پر یقین رکھنے والا یقین رکھتا ہے کہ اس کے پاس اپنا مال نہیں بلکہ اللہ کا دیا ہوا ہے۔ اس سے اس میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ خودسری ختم ہوتی ہے۔
- **احساس ذمہ داری:- / انسانیت کا جذبہ** انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مال سے شرع کے مطابق حصہ نکالے تاکہ مستحقین مفلس وغیرہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور معاشرے میں اچھے سے جی سکیں۔
- **جرائم کے خلاف ڈھال:-** زکوٰۃ دینے والا اور زکوٰۃ لینے والا جرائم نہیں کرتا۔
  - دولت کو ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔
  - اور لینے والے گناہوں میں نہیں پڑتے۔ (مفلسی انسان کو کفر کی طرف لے جاتی ہے) حدیث
- **خودکفالت:-** ضرورت مند افراد (قیدی، مسافر، مقروض، اقارب) بہتر طور پر زندگی گزارتے ہیں۔

سماجی اثرات:-

• دولت کی گردش:- اگر دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو جائے جیسے جاگیرداری اور سرمایہ دارانہ نظام میں ہوتا ہے تو اس سے مالدار اور نادار طبقوں کے درمیان تضاد و تفاوت اقتصادی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ معیشت اور معاشرے کے لیے تباہ کن ہے۔ زکوٰۃ اس کو ختم کرتی ہے۔ ارشاد ہے۔

"تاکہ وہ (مال) تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔"

• نصرت دین:- دین کی حفاظت اور نصرت ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

"اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

• انفرادی اور اجتماعی بھلائی:- ایک طرف زکوٰۃ دینے والے کا مال پاک ہو جاتا ہے اور دوسری طرف زکوٰۃ لینے والے کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ ایسے میں انفرادی اور اجتماعی بھلائی کو فروغ ملتا ہے۔

• سماجی تحفظ کی فراہمی:- ریاست اس قابل ہوتی ہے کہ افراد معاشرہ کو سماجی تحفظ فراہم کرے۔ ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

• غربت کا خاتمہ:- زکوٰۃ افراد کے ذمہ غربا کا حق ہے۔ جب یہ حق مستحقین تک پہنچا دیا جاتا ہے تو وہ بھی معاشی دھارے کا حصہ بن جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یوں غربت ختم ہو جاتی ہے۔ (طبری کا واقعہ) **زکوٰۃ دینے والے زیادہ اور لینے والا کوئی نہ تھا۔**

زکوٰۃ کا سسٹم فیل کیوں ہو رہا ہے۔

1. Interest based economy. سود کی شرح 21 فیصد ہے۔
2. مشکلات جمع کرنے میں۔
3. ریاستی اداروں پر عدم اعتماد
4. تقسیم کا کوئی خاص انتظام نہ ہونا۔

بہتری کی تجاویز:-

1. **فیڈرل بورڈ آف زکوٰۃ:-** زکوٰۃ وصول کرنے کا درست نظام وضع کیا جائے۔
   - اسلامی اصولوں کی روشنی میں ادارہ بنایا جائے۔
   - بینکوں میں سالانہ کٹنے والی زکوٰۃ پر اعتراض ہے۔
2. **ایماندار عاملین زکوٰۃ:-** خوف خدا رکھنے والے امانت دار اور دیانت دار ہوں۔
   - اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تربیت دی جائے۔
3. **سخت احتساب:-**
4. **درست جگہ کا انتخاب**
5. جہاں سے اکٹھی کی جائے وہاں خرچ کی جائے۔
6. **فعال انویسٹمنٹ کا قیام:-** مستقل آمدنی آتی رہے